یا اللہ جلجلالہ　　　　یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہٖ و اصحابہٖ وَ سلَّم

خبردار اپنے قیمتی روزے کو انجکشن سے بچائیے

سوال: محترم استاذ جی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض گزار ہوں کہ انجکشن رگ کا ہو یا گوشت کا روزہ کیوں توڑ دیتا ہے؟

جبکہ دوائی **فم معتاد** (منہ) یا **فم غیر معتاد** (بدن کے باقی قدرتی سوراخوں) سے نہیں ڈالی جاتی الگ بدن میں سوراخ کر کے ڈالی جاتی ہے جبکہ دعوتِ اسلامی کے مفتیانِ گرامی انجکشن سے روزے کو فاسد نہیں کہتے اور ٹیکے کے سوراخ کو قدرتی مساموں کے سوراخوں جیسا کہتے ہیں اور تمام فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے لکھا ہوا ہے کہ مسامات کے ذریعے تیل یا دوائی مَلی جائے تو اندر اثر جانے کے باوجود روزہ فاسد نہیں ہوتا اور بعض علماء ٹیکہ کو مثل سانپ کے کاٹنے یا بچھو اور بھڑ کے ڈنگ مارنے کے مشابہ بھی کہتے ہیں اور روزہ فاسد نہیں کہتے۔ آپ اور آپ کے اساتذہ کس بنیاد پر روزہ کو انجکشن سے فاسد کہتے ہیں؟

سائل: حافظ محمد صفدر حضرو ضلع اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون اللہ تعالیٰ الملک الوھاب للصدق و الصواب

محترم حافظ صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ! یاد رکھیں کہ اصولی اور اعتقادی اختلاف اہلسنت کے لئے نقصان کا باعث بنتا ہے فرعی عملی اختلاف جماعت کا نقصان نہیں کرتا جیسے فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہزاروں مسائل میں اختلاف منقول ہے **ثانیاً** یہ بھی یاد رکھیں کہ اصولِ فقہ کا قاعدہ "**بناء الفاسد علی الفاسد**" علمائے کرام میں معروف ہے یعنی جب بنیاد غلط ہو گی تو ساری

تعمیر غلط ہو گی۔ ہمارے نزدیک انجکشن کے حکم کے لئے مسامات یا مُوذیات کے ڈنگ مارنے کو بنیاد بنانا غلط ہے اس لئے کہ مسامات بدنِ انسانی میں قدرتی سوراخ ہیں جن کے نیچے باریک جھلی ہے جو گوشت میں جاری خون اور رطوبتوں کو خارج ہونے سے روکتی ہے زخم سے جھلی پھٹتی ہے تو خون یا رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جسم کی گرمائش سے پسینہ کے اخراج کے لئے قدرت نے ان سوراخوں کو رکھا ہے اور ان پر تیل یا دوائی کی مالش کریں تو براہِ راست تیل یا دوائی بدن میں داخل نہیں ہوتی بلکہ اثر اندر جاتا ہے جیسا کہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ غسل کرنے سے بھی دل و دماغ تک اثر پہنچتا ہے یہ اثر پہنچانے کے لئے جھلی کو پھاڑا نہیں جاتا اس لئے اس اثر کے اندر جانے سے روزہ فاسد نہ ہو گا اس کے بر عکس مُوذیات کے ڈنگ مارنے سے جھلی پھٹتی ہے یا سوراخ پڑتا ہے اور زہر اندر جاتی ہے کوئی ذی شعور انسان ان مُوذی چیزوں کا ڈنگ مارنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی ان کے ڈنگ کو علاج یا بدن کی اصلاح سمجھتا ہے اور اس سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے اور سانپ کا ڈسنا یا بچھو اور بھڑ کا ڈنگ مارنا یہ ایک حادثہ ہوتا ہے انسان کا یہ اپنا فعل نہیں ہوتا لہٰذا ڈنگ لگنا یہ انسان کے لئے ضرر ہے اصلاح اور علاج نہیں اس لئے روزہ فاسد نہیں ہو گا اور اس کے بر عکس ٹیکہ میں انسان کا اپنا کسب اور فعل ہوتا ہے اور بدن کی اصلاح اور نفع مقصود ہوتا ہے لہٰذا ٹیکہ کو مثل مسامات اور مثلِ ڈنگ قرار دینا **"بناء الفاسد علی الفاسد"** ہو گی جب بناء فاسد ہوئی تو حکم بھی فاسد ہوا۔ لہٰذا ہمارے نزدیک ٹیکہ کو مثلِ مسامات کہنا یا مثلِ ڈنگ قرار دینا عقلاً نقلاً صحیح نہیں ہے عقلاً یوں کہ **اولاً** ٹیکہ کو مسامات اور مُوذی شئے کے ڈنگ کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے **دوم** یہ کہ پھر نشہ کے ٹیکہ کا جواز نکلے گا اور **سوم** یہ کہ نسوار صرف منہ میں رکھنے سے روزہ فاسد نہ ہونے کا جواز نکلے گا اس لئے کہ کسی چیز کے محض منہ میں رکھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ جبکہ نسواری حلق سے نیچے نسوار کا تھوک بھی جانے نہیں دیتا اور دماغ کی

طرف منفذ یعنی صاف راستہ بھی کوئی نہیں اور محض اثر روزہ فاسد نہیں کرتا لہٰذا انسوار بھی مفطرِ صوم نہ ہوگی اور نقلاًیوں کہ ٹیکہ کی سوئی سے محض سوراخ کرنا مقصود نہیں بلکہ رگ اور گوشت میں دوائی ڈال کر بیماری کا علاج مقصود ہوتا ہے مرض دماغ میں ہو یا پیٹ میں ہو یا سارے بدن میں ہو دوائی کو بدن کی رگوں کے خون میں اور گوشت کی رطوبتو ں میں ملایا جاتا ہے خون اور رطوبتوں کی سرکولیشن پورے جسم میں عندالاطبّاء مسلّم ہے اور دوائی کا بعینہٖ جوفِ دماغ یا جوفِ بدن و معدہ تک پہنچنا نصِ ظنی و قطعی سے مفہوم سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں موجود ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا، أَوْ قَالَ — شَيْئًا۔

(صحیح البخاری کتاب بدءالخلق باب صفۃ ابلیس و جنودہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۶۴)

ترجمہ: شیطان انسان کے جسم میں خون بہنے کی جگہوں میں چلتا ہے میں خوف کرتا ہوں کہ وہ تم دونوں کے دل میں کوئی برائی ڈال دے یا فرمایا کوئی شئے ڈال دے۔ (متفق علیہ)

اور قرآن کریم میں ہے۔

الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (الناس ۵)

ترجمہ: خناس شیطان لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے۔

اب یہ خود شارع جل جلالہ و شارع علیہ السلام کا واضح اور صریح بیان ہے کہ شیطان بعینہٖ اور اس کی جنس کے باقی جنات انسان کے اندر خون بہنے والی جگہ میں خون کی طرح چل سکتے ہیں معلوم ہو گیا خون بہنے والی جگہیں منفذ یعنی صاف راستے ہیں جن کے ذریعے دوائی خون کے بہاؤ کے ساتھ پورے جسم میں بعینہٖ پہنچ سکتی ہے۔ ہدایہ شریف کی شرح البنایہ پر مرقوم ہے۔

بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر عند أبي حنيفة وبه وقال الشافعي واحمد رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالىٰ وله اى دليل لابى حنيفة رحمه اللہ تعالى أن رطوبة الدواء تلاقي رطوبة الجراحة فيزداد ميلا إلى الأسفل۔

(البناية شرح الهداية ج ۴ ص ٦٦)

ترجمہ: دوائی جوفِ بطن اور جوفِ دماغ تک پہنچ سکتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ بھی امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول سے متفق ہیں امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلیل یہ ہے کہ دوائی کی رطوبت خون کی رطوبت سے مِل جاتی ہے بس رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے تو نیچے کی طرف ضرور جاتی ہے۔

صاحبِ بنایہ اس پر لکھتے ہیں:

لأن ما كان مبطناً في نفسه وله سبب ظاهر يدار الحكم على السبب الظاهر، والوصول إلى الجوف هو الموجب للفطر۔

(البناية شرح الهداية ج ۴ ص ٦٦)

ترجمہ: جو چیز باطن میں چلی جائے اس کا کوئی سبب ظاہر ہو گا جس پر حکم کا دارومدار ہو گا اور وہ سبب ظاہری جوف تک دوائی کا پہنچنا ہے جو روزہ توڑنے کا سبب ہے اور جوف میں پہنچنے کی علامت یہ ہے۔

ولوجود معنى الفطر وهو وصول ما فيه صلاح البدن إلى الجوف۔

(البناية شرح الهداية ج ۴ ص ٦٦)

ترجمہ: شئے جوفِ بدن میں پہنچ کر بیماری کی اصلاح کر دے (تو یہ دوائی پہنچنے کی علامت ہے) جو مفطرِ معنوی کہلائے گی اس سے کفارہ نہیں صرف قضاء لازم آئے گی۔

وذكر في الأصل أنه يفسد الصوم مطلقاً بناء على الغالب والغالب هو الوصول إلى الجوف۔

(فتاوى قاضي إمام فخر الدين خان ج ۱ ص ۱۸۴)

ترجمہ: فقہ کی کتاب اصل مبسوط میں مذکور ہے کہ مطلقاً دوائی غالب خیال کے مطابق روزے کو فاسد کر دے گی اور غالب یہی ہے کہ دوائی جوفِ بطن یا جوفِ دماغ میں پہنچ جاتی ہے۔

اوپر کی نصوص کا مضمون اوران عباراتِ فقہیہ کے تطابق و توافق سے معلوم ہوتا ہے کہ دوائی بعینہٖ جوفِ دماغ اور جوفِ بطن تک پہنچ سکتی ہے لہذا اقوی خیال یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ فاسد ہوجائے گا احتیاط بھی اسی میں ہے کیونکہ روزہ رکھنا عزیمت ہے طاقت نہ ہونے کے باوجود حکم ہے۔

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ۔ (البقرۃ ۱۸۴)

ترجمہ: اگر تم روزہ رکھنے کی اہمیت کا علم رکھتے ہو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

ٹیکہ لگا کر روزہ رکھنا عزیمت ہے نہ کہ رخصت، اگر بیماری اس حد تک ہو کہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو روزہ چھوڑنے کی رخصت قرآن و سنت سے ثابت ہے بعد میں صحت ہونے پر قضاء کرنے کا حکم بھی موجود ہے اور اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو فدیہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ و اصحابہ وَسلَّم۔

محمد اظهر محمود اظهری عفی عنه
دار الافتاء جامعہ عربیہ حنفیہ مفتاح العلوم
حضرو ضلع اٹک
۲۸_شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ
۲۱_مارچ ۲۰۲۳ء

ذلک کذلک وانی مصدق لذلک۔

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ الترمذی الحنفی السیفی

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

حررہ محمد یوسف اکبری فقیر بَن مردان